سوال

(27) مسئلے کی تحقیق کےلیے والد کو کہیں لے کر جانا کیا والد کی بے ادبی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی مسئلے میں والدِ محترم سے میری گفتگو ہو رہی تھی کہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں نے عرض کیا کہ چلو خطیب صاحب سے مسئلہ پوچھ لیتے ہیں۔ میں اپنے والدِ محترم کو امام صاحب کے پاس لے گیا۔ جب میں نے صورتِ حال امام صاحب سے بیان کی تو اُن کے پاس بیٹھا ہوا ایک شخص کہنے لگا: تم نے اپنے ولد صاحب کی بے ادبی کی ہے کہ تم نے انہیں یہاں لانے پر اصرار کیا ہے۔ کیا اصرار کرکے انہیں امام کے پاس لے جانا اُن کی بے ادبی کے ذمرے میں آتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین کا ادب واحترام کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ان کی خیر خواہی اور بہتری کا جذبہ ضرور دل میں موجزن ہونا چاہیۓ۔ والدین کو (ادب واحترام کے ساتھ) راہِ راست پر لانا بھی نیکی ہے۔

نیک نیتی کے ساتھ استفسار کی غرض سے والد کو عالم کے پاس لے جانا اُن کی بے ادبی کے زُمرے میں نہیں آتا۔ ابو یزید معن بن یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقے کےلیے نکالے اور وہ انہیں مسجد (مسجد نبوی) میں ایک آدمی کے پاس رکھ آئے (تاکہ وہ کسی محتاج کو دے دے۔) میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار لےلیے (کیونکہ میں ضرورت مند تھا۔) اور وہ لے کر آگیا (والدِ محترم کو معلوم ہوا) تو انہوں نے کہا:

واللہ! میں نے تجھے دینے کا ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔ چنانچہ میں اپنے والد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آیا اور یہ جھگڑا آپ کے سامنے پش کردیا۔ آپ نے فرمایا:

(لك ما نويت يا يزيد ولك ما اخذت يا معن) (بخاري، الزكوة، اذا تصدق على ابنه وهولا يشعر، ح؛1422)

''یزید! تیرے لیے تیری نیت (کا ثواب) ہے، اور اے معن! تو نے جو لیا ہے وہ تیرے لیے (جائز) ہے۔''

نوٹ: معن، اُن کے والد یزید اور دادا اخنس تینوں صحابی ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ افکارِ اسلامی]

شرک اور خرافات، صفحہ:110

محدث فتویٰ